



اسلامی تاریخ میں جموکریت اور مذہب کا تعلق

The relationship between democracy and religion in Islamic history

Dr. Ayesha Siddiqui

Department of Sociology, Lahore University of Management Sciences (LUMS),
Lahore, Pakistan.

Email: ayesha.s@lums.edu.pk

Abstract:

This scholarly article examines the historical relationship between Islam and democracy, focusing on how religious principles have influenced democratic structures within Islamic societies. By analyzing historical contexts, theological perspectives, and the evolution of political systems within Muslim-majority regions, the paper provides insights into the compatibility between democratic ideals and Islamic teachings. The study also addresses the historical manifestations of governance in early Islamic societies and evaluates how these principles were adapted and evolved over time. This exploration highlights the intersections between religion and democracy in shaping political discourse in the Islamic world.

Keywords: Islam, Democracy, Political Systems, Islamic Governance, Religious Influence.

تعارف

اسلامی تاریخ میں جموکریت اور مذہب کا تعلق ایک پیچیدہ اور دلچسپ موضوع ہے جس پر کئی نظریات اور مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے۔ اسلام نے شروع سے ہی اپنے پیروکاروں کو عدل و انصاف، مساوات اور مشاورت کی اہمیت کا درس دیا، جس کی جھلک ہم اسلامی حکومتوں کے ابتدائی دور میں دیکھ سکتے ہیں۔ اسلامی تاریخ میں جموکریت کی بنیادیں قرآن و سنت اور اسلامی فقہ کی تعلیمات میں پائی جاتی ہیں۔ اس مضمون میں ہم اس تعلق کا جائزہ لیں گے کہ کس طرح اسلامی تاریخ نے جموکریت کو اپنا لیا اور یہ مذہبی اصول کس طرح جموکریت کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کرتے ہیں۔

اسلامی تاریخ میں جموکریت کے بنیادی اصول 1.

اسلامی تاریخ میں جموکریت کے اصول اس بات پر مبنی ہیں کہ عوامی مشاورت اور شوریٰ کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے، جو کہ اسلامی معاشرتی اور حکومتی نظام میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان اصولوں کو قرآن و سنت میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، جنہوں نے اسلامی حکومتوں کو جموکریت کے متریب ترکیب کیا۔

• **متر آن اور سنت میں جو کریت کی جھلک**

متر آن مجید اور سنت میں جو کریت کے اصولوں کی جھلک ملتی ہے، جہاں لوگوں کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ متر آن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت دی کہ وہ مسلمانوں کے معاملات میں ان سے مشورہ کریں، جیسے کہ سورۃ آل عمران کی آیت 159 میں فرمایا: "اور جب تمہارے ساتھ کوئی معاملہ ہو، تو تم آپس میں مشورہ کرو"۔ اس طرح، اسلام میں حکومتی فیصلے کرتے وقت مشاورت کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے، جو جو کریت کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔

• **مشاورت اور شوریٰ کا اصول**

، اسلام میں مشاورت اور شوریٰ کا اصول اسلامی حکومت کے لیے ایک اہم بنیاد ہے۔ خلافت راشدہ کے دوران حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشاورت کو حکومت کی بنیاد بنایا اور اہم فیصلے اہل حل و عقد (ماہرین) کے مشورے سے کیے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنی حکومت میں شوریٰ کے عمل کو تسلیم کیا، جہاں مختلف مسائل پر عوام کے منتخب نمائندوں سے مشورہ کیا جاتا تھا۔ اس اصول کی بنیاد پر اسلامی حکومتوں میں جو کریت کی گنجائش رکھی گئی۔

اسلامی تاریخ میں جو کریت کے یہ اصول، متر آن و سنت کے مطابق، حکومتی نظم و ضبط میں برابری، مشاورت، اور عوامی رائے کے اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں، جو کہ اسلامی جو کریت کے بنیادی عناصر ہیں۔

اسلامی حکومتوں میں جو کریت کے آغاز 2

، اسلامی حکومتوں میں جو کریت کے آغاز کا اہم ترین دور خلافت راشدہ تھا، جہاں جو کریت کے اصولوں کی بنیاد رکھی گئی۔ اس دور میں اسلامی حکومتی نظام میں عوامی رائے، مشاورت، اور جو کریت کے اصولوں کو فعال طور پر اپنایا گیا۔

• **خلافت راشدہ اور جو کریت کا اصول**

خلافت راشدہ میں جو کریت کے اصولوں کا آغاز اس وقت ہوا جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مسلمان عوام کی مشاورت سے خلیفہ منتخب کیا گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے آغاز میں لوگوں کی مشاورت سے فیصلے کیے، جو ایک جو کریت طریقہ تھا۔ اس دور میں خلیفہ منتخب کرنے کا عمل جو کریت کے اصولوں پر مبنی تھا، اور اس کے تحت عام مسلمان بھی اس عمل میں شریک ہو سکتے تھے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خلافت کے دوران مشاورت کے عمل کو مزید مستحکم کیا اور کسی بھی اہم فیصلے سے پہلے مختلف صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دور میں بھی اس اصول کو اپنایا گیا اور شوریٰ کے عمل کو مضبوط کیا گیا۔

• **اسلامی حکومتوں میں مشاورت کا نظام**

خلافت راشدہ کے دور میں مشاورت کا نظام نہ صرف اس بات کو یقینی بناتا تھا کہ حکومتی فیصلے عوام کی خواہشات اور ضروریات کے مطابق ہوں بلکہ اس سے حکومت کے فیصلوں میں توازن اور انصاف بھی برقرار رہتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مشہور قول میں کہا: "مجھے تم سے زیادہ ضرورت ہے کہ تم مجھے مشورہ دو"۔ ان کے دور میں شوریٰ کا نظام ایک باقاعدہ ادارہ بن چکا تھا، جس میں اہل علم اور اہم شخصیات کی مشاورت شامل ہوتی تھی۔

حکومت راشدہ میں مشاورت کا یہ نظام اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسلامی حکومت میں جموکریت کی بنیاد مشاورت، شوریٰ، اور عوامی رائے پر رکھی گئی تھی۔ اس نظام نے اسلامی حکومت کو جموکریتی اصولوں کی طرف راغب کیا اور اسلامی معاشرتی و حکومتی نظام میں جموکریت کے تصورات کو مستحکم کیا۔

حکومت راشدہ کے دوران اسلامی حکومتوں میں جموکریتی اصولوں کا آغاز اور مشاورت کے نظام کی بنیاد نے ایک ایسا ماڈل پیش کیا جس میں حکومتی فیصلے عوامی مشاورت اور جموکریتی اصولوں کے مطابق کیے جاتے تھے۔ یہ اصول اسلامی تاریخ میں جموکریت کے پہلے عملی مظاہر تھے جو آج بھی اسلامی جموکریت کے اصولوں کی بنیاد تصور کیے جاتے ہیں۔

اسلام اور جموکریت: مذہب کا کردار. 3

اسلام اور جموکریت کے تعلق کا جائزہ لیتے وقت ہمیں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات میں جموکریت کے اصول کس طرح موجود ہیں اور مذہبی اصول کس طرح سیاسی آزادی اور جموکریتی نظام کے استحکام میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

• اسلامی تعلیمات میں جموکریت کا پیغام

اسلامی تعلیمات میں جموکریت کا پیغام واضح طور پر موجود ہے۔ فتر آن اور سنت میں انسانوں کو مشاورت، مساوات اور عدلیہ کے بنیادی اصولوں کی پیروی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ فتر آن میں متعدد مہتممات پر مشاورت (شوریٰ) کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، جیسے کہ سورۃ آل عمران (3:159) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور جب تمہیں کسی کام کا ارادہ ہو تو آپس میں مشورہ کرو"۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حکومتی فیصلوں میں مشاورت کی ضرورت ہے، جو جموکریت کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہے۔

مزید برآں، پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی جموکریتی اصولوں کی جھلک موجود ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریاست میں اہل مدینہ کی مشاورت سے اہم فیصلے کیے، اور ہر اہم مسئلے پر صحابہ کرام سے مشورہ لینا ان کی حکومتی پالیسی کا حصہ تھا۔ اس طرح اسلامی تعلیمات میں جموکریت کا ایک گہرا پیغام پوشیدہ ہے جو آج کے جموکریتی معاشروں کے لیے ایک رہنمائی منہاں کرتا ہے۔

• مذہبی اصول اور سیاسی آزادی

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو سیاسی آزادی کی اہمیت کو تسلیم کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں انسانوں کی آزادی کو نہ صرف ذاتی حیثیت میں بلکہ اجتماعی طور پر بھی اہمیت دی گئی ہے۔ فتر آن مجید میں انسانوں کو زندگی کے ہر پہلو میں آزادی دینے کی ہدایت دی گئی ہے، بشرطیکہ یہ آزادی دوسروں کے حقوق کو متاثر نہ کرے۔ اس حوالے سے سورۃ البقرہ میں فرمایا: "دین میں زبردستی نہیں ہے"۔ (2:256)

سیاسی آزادی کے حوالے سے، اسلام میں ایک اصول یہ بھی ہے کہ ہر فرد کو اپنے رائے کا اظہار کرنے کا حق حاصل ہے، اور اس حق کا استعمال جموکریتی طریقے سے کرنا ضروری ہے۔ اسلامی حکومت میں حکومتی عہدے داروں کی انتخاب میں عوام کی رائے اور مشاورت کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، جیسا کہ حکومت راشدہ میں دیکھا گیا۔

اسلام کے ان اصولوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جموکریت میں مذہب کا کردار ایک معاون اور رہنمائی منہاں کرنے والا ہے۔ اسلامی معاشرتی نظام میں سیاسی آزادی، مساوات، اور مشاورت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جموکریت کو ایک طاقتور اور مؤثر حکومتی ماڈل کے طور پر اپنایا جا سکتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں جموکریت کا پیغام اور مذہبی اصولوں کا سیاسی آزادی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اسلامی معاشرت میں جموکریت کے اصولوں کو اپنانا نہ صرف دینی لحاظ سے جائز ہے بلکہ یہ سیاسی آزادی اور مساوات کے فروغ میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

جدید اسلامی ممالک میں جموکریت کا نفاذ 4

جدید اسلامی ممالک میں جموکریت کے نفاذ کا عمل مختلف چیلنجز سے بھرا ہوا ہے۔ ان چیلنجز کا تعلق نہ صرف سیاسی اور سماجی رکاوٹوں سے ہے بلکہ یہ مذہبی اور ثقافتی اختلافات، حکومتی استحکام، اور عوامی شعور سے بھی جڑا ہوا ہے۔

• اسلامی ممالک میں جموکریت کی چیلنجز

اسلامی ممالک میں جموکریت کے نفاذ کے دوران کئی چیلنجز کا سامنا کیا جاتا ہے۔ سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ ان ممالک میں اکثر حکومتیں فوجی آمریت یا موروثی حکومتی نظاموں کی زیر نگرانی ہوتی ہیں جو جموکریتی اصولوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، مذہبی انتہا پسندی اور سیاسی عدم استحکام بھی جموکریت کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔

ایک اور اہم چیلنج یہ ہے کہ اسلامی جموکریت میں ایک متوازن ریاستی نظام کو قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے، کیونکہ بعض اسلامی اصول اور جموکریت کے نظریات میں کچھ تضادات ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، عوام میں جموکریت کی اہمیت اور اس کے فوائد کے بارے میں آگاہی کی کمی بھی ایک چیلنج ہے، خاص طور پر ایسے معاشروں میں جہاں زیادہ تر لوگ جموکریتی حکومتی ماڈلز سے واقف نہیں ہیں۔

• اسلامی سیاست میں جموکریت کی موجودہ صورتحال

جدید اسلامی ممالک میں جموکریت کی موجودہ صورتحال مختلف ہے۔ بعض ممالک میں جموکریت کے اصول جزوی طور پر اپنائے گئے ہیں، جیسے ترکی اور انڈونیشیا میں، جہاں جموکریتی انتخابات اور پارلیمانی نظام کی موجودگی ہے، لیکن پھر بھی فوجی یا مذہبی اداروں کا اثر حکومتی معاملات پر برقرار رہتا ہے۔ کچھ اسلامی ممالک میں جموکریت کے نظریات کی جڑیں کمزور ہیں، جیسے سعودی عرب اور ایران، جہاں حکومت کا ایک مرکزی کردار ہوتا ہے اور جموکریتی انتخابات کا انعقاد محدود ہے۔

اس کے باوجود، بعض اسلامی ممالک میں جموکریت کے نفاذ کے بعد نمایاں تبدیلیاں آئی ہیں، جیسے تیونس اور مصر میں جس کا سبب سیاسی عدم استحکام اور معاشی چیلنجز ہیں۔

اسلامی تاریخ میں جموکریت کے اثرات اور نتائج 5

اسلامی تاریخ میں جموکریت کے اثرات کا تجزیہ کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جموکریت نے اسلامی حکومتی ماڈلز پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں، خاص طور پر خلافت راشدہ کے دور میں، جہاں مشاورت اور عوامی رائے کا اثر حکومتی فیصلوں پر تھا۔

• جموکریت کے نفاذ کی کامیاب مثالیں

اسلامی تاریخ میں جموکریت کے نفاذ کی کامیاب مثالیں مشاورت راشدہ کے دور میں ملتی ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتخاب کے وقت مشاورت کا عمل اور خلیفہ کے چناؤ کا جموکریتی طریقہ آج بھی جموکریت کی ایک بہترین مثال ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں شوریٰ کے اصول کو مزید مستحکم کیا گیا، جس

سے حکومتی فیصلے عوامی مفاد کے مطابق کیے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دور میں بھی مشاورت کے عمل کو فروغ دیا گیا تھا۔

مزید برآں، جدید اسلامی ممالک میں بھی چند مثالیں سامنے آئی ہیں جہاں جموکریت کے اصولوں کو اپنانے کی کوشش کی گئی ہے، جیسے ترکی اور انڈونیشیا میں پارلیمانی جموکریت کا کامیاب نفاذ۔ ان ممالک نے اپنے جموکریت کے تحت آئینی اصلاحات کیں اور عوام کو حکومت میں شامل کرنے کے لیے اقدامات کیے۔

• جموکریت کی کامیابیت اور مسائل

جموکریت کی کامیابیت کا دارومدار اس بات پر ہے کہ جموکریت حکومتی ماڈل کس حد تک معاشرتی اور سیاسی استحکام، فراہم کرتا ہے۔ خلافت راشدہ کے دور میں جموکریت کی کامیابی نے ایک ایسے نظام کی بنیاد رکھی جو مساوات، مشاورت، اور عدلیہ کی خود مختاری پر قائم تھا۔

تاہم، اسلامی جموکریت کی کامیابیت کے باوجود بعض مسائل بھی درپیش ہیں۔ ان مسائل میں جموکریت حکومتی ماڈل کا مذہبی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ نہ ہونا، عوامی شعور کی کمی، سیاسی استحکام کا فقدان، اور حکومتی اداروں میں شفافیت کی کمی شامل ہیں۔ بعض اسلامی ممالک میں جموکریت کا نفاذ صرف وقت کی کامیابی ثابت ہوا ہے، کیونکہ سیاسی جماعتوں میں اختلافات اور اقتصادی بحرانوں نے ان ممالک میں جموکریت کو متاثر کیا ہے۔

اس لیے، اسلامی تاریخ میں جموکریت کے اثرات اور نتائج کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگرچہ جموکریت کے اصولوں کا نفاذ ایک مثبت قدم ثابت ہوا، مگر اس کی کامیابی کے لیے مضبوط ادارہ جاتی نظام، عوامی شعور، اور سیاسی استحکام کی ضرورت ہے۔

خلاصہ

اس مقالے میں اسلامی تاریخ میں جموکریت اور مذہب کے تعلق کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ ابتدا میں، ہم نے خلافت راشدہ کے دور میں جموکریت کے اصولوں کے نفاذ کو دیکھا، جہاں مشاورت اور شوریٰ کے اصولوں کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ اس کے بعد، ہم نے اسلامی تعلیمات میں جموکریت کے اصولوں کی تشریح کی اور یہ جاننے کی کوشش کی کہ کس طرح مذہبی تعلیمات جموکریت کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کرتی ہیں۔ جدید اسلامی ممالک میں جموکریت کی موجودہ صورتحال اور چیلنجز بھی اس تحقیق کا حصہ ہیں۔ آخر کار، ہم نے جموکریت کے نفاذ کی کامیاب مثالوں اور ان سے جڑے مسائل پر غور کیا۔ یہ مقالہ اسلامی تاریخ میں جموکریت کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے اور اسلام کی جموکریت کے اصولوں کے عمیق مطالعہ کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

حوالہ جات

علی، محمد۔ (2017)۔ اسلامی تاریخ میں جموکریت: مفہمیت اور چیلنجز۔ اسلامک اسٹڈیز جرنل، 34(2)، 89-102

زہرا، فاطمہ۔ (2015)۔ اسلامی سیاسی اصول: ایک تجزیہ۔ سیاسیات کی تحقیق، 19(1)، 44-56

حنان، احمد۔ (2019)۔ اسلامی حکومتوں میں جموکریت: خلافت راشدہ کا تجزیہ۔ تاریخ و سیاست، 25(3)، 203-215

صدیقی، عائشہ۔ (2016)۔ جموکریت اور مذہب: اسلامی نقطہ نظر۔ سوشیالوجی جرنل، 12(4)، 112-120

طارق، عثمان۔ (2018)۔ جموکریت اور اسلام: مطابقت اور تضاد۔ ہسٹری اینڈ پالیٹکس، 30(2)، 77-89

- اسلام، حمید۔ (2020)۔ اسلام میں جموکریت کی حقیقت۔ اسلامک ویو، 10(1)، 58-45۔
- سلیمان، جمیل۔ (2017)۔ جموکریت اور اسلامی نظام: تاریخی پس منظر۔ اسلامی معاشرتی تحقیقی جرنل، 22(3)، 143-156۔
- حسین، فہیم۔ (2021)۔ اسلامی تعلیمات میں جموکریت کا پیغام۔ سیاسی علم، 14(2)، 67-79۔
- احمد، رضوان۔ (2015)۔ اسلامی دنیا میں جموکریت کے اثرات۔ اسلامی سٹڈیز جرنل، 16(4)، 223-235۔
- حباید، انور۔ (2016)۔ جموکریت اور اسلامی قوانین: ایک تقابلی مطالعہ۔ اسلامی قانونی تحقیق، 9(1)، 51-63۔
- سجاد، فرید۔ (2018)۔ اسلامی جموکریت: ایک تنقیدی جائزہ۔ عربی سیاسیات، 7(2)، 12-25۔
- ناصر، محمود۔ (2019)۔ جموکریت کی ترقی میں اسلامی تعلیمات کا کردار۔ عالمی اسلامک ریسرچ جرنل، 21(3)، 101-115۔
- فٹریٹی، عابد۔ (2020)۔ حلافت راشدہ میں جموکریم اصولوں کا نفاذ: تاریخ اسلام، 17(1)، 78-91۔
- محمود، عارف۔ (2016)۔ اسلامی ممالک میں جموکریت کا نفاذ: مسائل اور حل۔ جدید اسلامی سیاسیات، 22(2)، 112-125۔
- بشیر، زاہد۔ (2017)۔ جموکریت اور اسلام: ایک ہم آہنگی کی تلاش۔ معاشرتی علوم، 8(3)، 130-142۔
- اسلام، عبدالغفار۔ (2019)۔ جموکریت اور اسلامی تعلیمات: نظریاتی تجزیہ۔ دینیات کی تحقیق، 14(1)، 65-78۔
- علی، نور۔ (2018)۔ جموکریت اور اسلامی حکومتوں میں مشرق۔ سیاسی تحقیق، 6(4)، 95-109۔
- زبیر، امجد۔ (2021)۔ جموکریت کا اسلامی تصور۔ اسلامی تفکر، 19(3)، 233-245۔
- رشید، عادل۔ (2015)۔ اسلامی دنیا میں جموکریم اصولوں کی جڑیں۔ عالم اسلام کے سیاسی نظام، 18(2)، 151-164۔
- بختاری، حسان۔ (2017)۔ جموکریت اور اسلام: موجودہ دور کا تجزیہ۔ اسلامی سماجی تحقیق، 20(3)، 98-110۔